عالم اسلام، مغربی ممالک اور کوفی عنان

لندن (سٹاف رپورٹر) اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے مسلمان اور مغربی اقوام سے کہا ہے کہ وہ ایک نیا "عالمی ضابطہ اخلاق" اپنائیں تا کہ مختلف ثقافتیں مل جل کر باہمی اختلافات ختم کر کے مفاہمت کے پل تعمیر کر سکیں۔ آکسفورڈ سنٹر فار اسلامک سٹڈیز میں خطاب کرتے ہوئے کوفی عنان نے ایرانی صدر محمد خاتمی کی طرف سے اسلام اور مغرب کے درمیان ڈائیلاگ کے مطالبہ کو سراہا اور کہا کہ دو تہذیبوں کے درمیان رابطہ "باہمی احترام کے ساتھ ڈائیلاگ" کی صورت میں ہونا چاہیے۔ ہمیں دنیا کے ہر ریجن میں مختلف روایات کے وجود کو تسلیم کرنا بلکہ فروغ دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں اور مغرب کے درمیان تقسیم قوموں کے درمیان ایک واضح ثقافتی تنازع ہے جو مسلمانوں میں اس تلخی کا باعث ہے کہ مغربی طاقتیں ان کے ساتھ زیادتی کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا آج نو آبادیاتی نظام ختم ہو گیا ہے لیکن مسلمان اب بھی پاور پالیٹکس میں مغرب کے ساتھ عدم مساوات کی بنا پر ناراض ہیں۔ ان کی ناراضگی فلسطینیوں کے ساتھ غیر منصفانہ رویہ اور حالیہ دنوں میں سابق یوگوسلاویہ میں مسلمانوں پر مظالم سے اور بھی بڑھی ہے۔ دنیا کو مسلمانوں کی اپنے مذہب اور ثقافت کے احترام کی خواہشات پر توجہ دینا ہوگی۔ لیکن احترام فوجی طاقت سے نہیں کرایا جا سکتا۔ جدید معاشرے ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں جبکہ جدید ہتھیار بہت تباہی پھیلا سکتے ہیں۔ کوفی عنان نے کہا کہ مغربی ملکوں میں لاکھوں مسلمان آباد ہیں جبکہ ان کی ثقافت بھی ساتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات اہم ہے کہ جہاں بھی ہو سکے، ہم مختلف ثقافتوں سے فائدہ اٹھائیں۔ انہوں نے کہا کہ تہذیبوں کے درمیان ڈائیلاگ معاشروں کے اندر اور ان کے درمیان ہونا چاہیے اور یہ ڈائیلاک باہمی احترام کو ہو۔

(روزنامہ جنگ لندن ۳۰ جون ۹۹ء)

خلیج عرب، امریکی افواج اور جنرل ضیاء الحق مرحوم

صدر جنرل ضیاء الحق نے کویت میں عرب سربراہوں سے اپنی نجی ملاقاتوں کا ذکر کرتے ہوئے وہ بات کہی جس کا آج کی صورتحال سے گہرا تعلق ہے اور جسے میں نے تاریخ کی گواہی قرار دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ عرب ممالک کو اندیشہ ہے کہ عراق (ایران عراق جنگ میں) شکست کھا گیا تو ان سب کی سلامتی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ کویت، بحرین، قطر، متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب سب زد میں آجائیں گے۔ انہوں نے ایک جنرل کی حیثیت سے مجھ سے اپنی دفاعی حکمت عملی پر تبادلہ خیال کیا اور کچھ مشورے چاہے، بعض کا خیال تھا کہ ہم کیوں نہ اپنے ساحل پر امریکی، برطانوی اور فرانسیسی بحریہ کو سہولتیں فراہم کر دیں جن کا مطالبہ وہ ایک عرصے سے کر رہے ہیں۔ اس کے جواب میں ہمیں اپنے دفاع میں ان ممالک سے مدد ملے گی، بعض سربراہ امریکی اور یورپی ممالک کے بری اور فضائی دستے اپنے ہاں رکھنے کی سوچ رہے تھے۔ میں نے ان سب کو مشورہ دیا بلکہ متنبہ کیا کہ "خبردار! عرب ممالک کی حدود میں کسی امریکی یا یورپی سپاہی کو داخل نہ ہونے دینا۔ ان کی بری، بحری اور فضائی افواج کو اپنے علاقے سے دور رکھنا ورنہ تمہاری آزادی اور خود مختاری کی بساط الٹ جائے گی اور وہ مغربی طاقتیں جو ایک عرصہ سے اور بالخصوص شاہ فیصلؒ کے ہاتھوں زخم کھانے کے بعد سے تیل کے اس علاقے پر حریصانہ نظریں جمائے ہوئے ہیں، یہاں اپنا قبضہ جما لینے کا موقع پالیں گے۔"

اسرائیل کے سرپرست یہاں آ بیٹھے تو فلسطین کی آزادی کے امکانات مزید معدوم ہو جائیں گے اور اسرائیل کی جارحانہ روش میں اور شدت آجائے گی۔ اکثر سربراہوں نے مجھ سے اتفاق کیا مگر ان کے اندر عدم تحفظ اور خوف زدگی کا احساس خاصا نمایاں تھا۔ میرا کہنا یہ تھا کہ مسلم دنیا اپنے دفاع کے اسباب و وسائل خود اپنے اندر سے پیدا کرے۔ خدا نے سیال دولت عطا کی ہے، اسے ٹھوس مادی اور سائنسی صورت میں ڈھالنے کی ضرورت ہے اور جب تک ہم یہ منزل سر کریں، اس وقت تک صرف اتحاد کی قوت ہی دشمنوں سے تحفظ مہیا کر سکتی ہے۔

(ضیاء الحق شہید فاؤنڈیشن برمنگھم (برطانیہ) کے مطبوعہ کتابچہ "ضیاء الحق شہید" میں شائع ہونے والے ایک انٹرویو سے ماخوذ)